چند اشعار ایک طالبہ علم کی یاد میں

حسرتیں میں بو رہا ہوں وقت کی دیوار پر
تم فسانہ کہہ کہ بانٹو شہر کے چوبار پر

رَول دی مٹی میں عزت دُخترِ شاہین کی
عصبیت تھی یا تھی شہوت راکھ کے مینار پر

تو مکرم ہے مجھے کہ تو مرا اُستاد ہے
علم کی تحقیر ہو گی اس قبیح اظہار پر

وقت کے انوار میں وہ یوں تلاشے زندگی
جیسے گریہ غم ہو ٹوٹا عشق کے بیمار پر

کھو گئی تیری مہک گالوں کی لالی چھن گئی
درد کی تسکیں نہ ہو گی درد کے اظہار پر

تو نوائے کرب کی تصویر بن کے رہ گئی
ضبط کے بندھن ہیں ٹوٹے شرم کی چھتنار پر

یہ کہانی پڑھ کے سو جائیں گے سب اہلِ وطن
سب کہانی بن نہ جائیں اِس ستمگر دار پر